افسوس ہے ہمارے حمیم صمیم سید ابو النظر رضوی کا ۸ر اپریل کو کراچی میں انتقال ہو گیا۔ موصوف امروہہ ضلع مراد آباد کے شرفا اور نامور رؤسا میں سے تھے بلا کے ذہین اور طبّاع تھے۔ درس نظامی کا بڑا حصہ مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں پڑھا تھا اور پھر آخر میں ایک سال دار العلوم دیوبند میں رہ کر تکمیل کی تھی۔ اردو کے صاحب طرز انشا پرداز اور ادیب تھے۔ طبیعت میں روانی غضب کی تھی۔ تقسیم سے پہلے برہان میں اُن کے مقالات اکثر نکلتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے ادبی اور علمی رسالے بھی مرحوم کے مضامین فخر سے شائع کرتے تھے۔ ۴۸ء میں یکایک اپنی تمام جائداد و املاک چھوڑ چھاڑ کر کراچی چل دیئے۔ بڑی بڑی تمناؤں اور آرزوؤں کو لے کر گئے تھے لیکن ایک بھی پوری نہیں ہوئی اور ہزاروں روپیہ ماہوار کا خرچ رکھنے والا وہاں عسرت و تنگدستی کا شکار ہو کر رہنے لگا۔ ان پیہم ناکامیوں اور مایوسیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ تپ دق میں مبتلا ہو گئے۔ مرنے سے چند ماہ پہلے ایک خط میں کس حسرت سے لکھتے ہیں "قدرت کے کارخانے بھی عجیب ہیں۔ جب میرے پاس ریاست تھی دولت تھی اور طاقت تھی اس وقت مجھ کو یہ موذی مرض نہ دیا کہ میں اس کا مقابلہ کر سکتا تھا اب اس غریب الوطنی اور تنگدستی میں مجھ کو اس بیماری میں مبتلا کر کے سوائے اس کے کہ قدرت "گربہ و موش" کا تماشا دکھانا چاہے اور کیا فائدہ ہے؟" بعض خاص اسباب کی بنا پر مذہبی خیالات میں عدم توازن پیدا ہو گیا تھا اور قرآن مجید میں بعض عجیب طرح کی تاویلات و توجیہات کرنے لگے تھے۔ یوں نہایت شریف۔ بامروت۔ دوست نواز۔ بے حد خلیق اور ملنسار تھے۔ مہمان نوازی بڑی عالی ظرفی سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی لغزشوں اور غلطیوں سے درگذر فرما کر ان کو مغفرت و بخشش کی نعمت سے نوازے۔

آمین